# مطبوعات

تحقیق قربانی | تالیف مولانا عبدالنبی کوکب ناشر۔ مکتبہ ابناء الاسلام ۱۹ چیمبرلین روڈ لاہور قیمت مجلد دو روپے۔ صفحات ۱۹۸۔

منکرینِ حدیث نے مسلمانوں کو جن مختلف مسائل پر الجھایا ہے اُن میں ایک قربانی بھی ہے مسلمان چودہ سو برس سے اس سنتِ ابراہیمی کو مسلسل ادا کرتے چلے آ رہے ہیں اور آج سے پیشتر کوئی ایک زبان بھی اس کے خلاف نہیں کھلی یہ ہمارے اس عہد کی خوبی ہے کہ کچھ لوگوں نے اب اس کے خلاف نہایت مکروہ قسم کا پروپیگنڈا شروع کیا ہے اور اسے دین سے خارج کرنے کی مذموم کوشش کی ہے مقام شکر ہے کہ علماء حق نے اپنی عظیم الشان روایات کے مطابق دوسرے اہم مسائل کی طرح اس پر بھی پوری پوری توجہ صرف کی ہے چنانچہ اسی موضوع پر گذشتہ تین چار سالوں میں کئی ایک رسالے اور کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب بھی اسی نوع کی ایک کامیاب کوشش ہے بلکہ بعض اعتبار سے تو یہ اُن سب کُتب پر فوقیت رکھتی ہے۔ فاضل مصنف نے عقلی اور نقلی دلائل سے معترضین کی خام خیالیوں کو واضح کیا ہے اور بتایا ہے کہ ان لوگوں کے ذہنوں میں سوائے مغرب کی مرعوبیت کے اور کوئی چیز نہیں۔ انہوں نے مسئلہ قربانی کے ہر پہلو کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ مولانا کوکب نے آغاز میں جن احساسات کا اظہار کیا ہے وہ ایک صحیح طرزِ فکر کے آئینہ دار ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:

"دین کی کسی عبادت میں انفرادی طور پر بعض مسلمانوں سے غفلت اور سستی کا واقع ہو جانا ایک الگ امر ہے لیکن اجتماعی طور پر مسلمانوں کا دین کی کسی حقیقت سے انکار کر جانا ایک بالکل دوسری بات ہے ظاہر ہے کہ پوری قوم کا شریعت کی ایک چھوٹی سی بات سے منحرف ہو جانا دنیا کی قوموں کو اس بات کا ثبوت بہم پہنچانا ہے کہ مسلمان بھی کھلم کھلا اپنے دین میں تحریف و تصرف کرتے ہیں۔ . . . . جب ایک دفعہ یہ اصول بن گیا کہ بندے

اپنی صوابدید کے مطابق قربانی یا شریعت کے کسی دوسرے امر میں اس حد تک دخل اندازی کر سکتے ہیں کہ عبادت کی حدود کو بڑھانا اور کم کرنا اپنے اختیار میں لایا جا سکتا ہے تو کل کو اپنی ذاتی مرضی یا کسی قسم کے حالات کے پیش نظر ایک عبادت کو سرے سے ختم کرنے کا مرحلہ بھی آکر رہے گا ۔ ۔ ۔ پھر اس امر کا کون ضامن ہے ؟ کہ اس قسم کی حد بندیاں صرف ایک عبادت تک ہی محدود رکھی جائیں گی اور دوسرے اسلامی ارکان، اس دست برد سے محفوظ رہیں گے ۔ ۔ ۔ اسی طرح قربانی کے جانور کی بجائے کچھ رقم خیرات کرنا بھی دراصل قربانی کو ختم کرنا ہی ثابت ہوگا۔ اول تو یہ ہوگا کہ آہستہ آہستہ یہ پیسے جمع کرانے یا صدقہ کرنے کا سلسلہ بھی نرم ہوتے ہوتے ختم ہو کر ہی رہ جائے گا۔ اور اگر کسی جبر کے خطرے نے مسلمانوں میں اس متبادل خیرات کو جاری رکھ بھی لیا تو بھی اس قدر تو ظاہر ہے کہ قربانی بہ حیثیت اسمٰعیلی یادگار کے باقی نہ رہے گی اور کسی قوم کا اپنی محبوب ملی یادگاروں کو خود اپنے ہاتھوں سے مٹانا ملت کی تاریخ کے ساتھ دردناک مذاق کرنا ہے۔ خصوصاً جب کہ وہ یادگار خلوص و للہیت اور تقویٰ و طاعت کا ایک متوارث سرچشمہ ہو۔" (ص ۱۲-۱۳)

پوری کتاب اسی قسم کے صحیح افکار اور پاکیزہ احساسات و جذبات کی ترجمان ہے۔ قاری کو اس کتاب کا مطالعہ کرتے وقت یہ احساس ضرور ہوتا ہے کہ اسے بڑی عجلت میں لکھا گیا اور عجلت ہی میں کتابت و طباعت کے مراحل طے کیے گئے اس لیے اس میں کافی غلطیاں رہ گئی ہیں مثال کے طور پر صفحہ ۱۰ پر نقطہ نگاہ کی جگہ نکتہ نگہ درج ہو گیا ہے۔ کتاب کا معیار کتابت و طباعت بھی کچھ بہت اچھا نہیں۔ ان سب چیزوں کے باوجود کتاب ایک محققانہ تصنیف ہے اور اپنے لکھنے والے کے خلوص اور گہرے علم کی پوری طرح غمازی کرتی ہے اور دینی کتابوں کی فہرست میں ایک نہایت قابل قدر اضافہ ہے۔

**حیاتِ وحید الزماں** تالیف مولانا محمد عبدالحلیم چشتی - طابع و ناشر: نور محمد اصح المطابع و کارخانہ تجارتِ کتب آرام باغ کراچی - قیمت ۴ روپے - صفحات ۱۶۵

"نور محمد، اصح المطابع" نے عربی کتب کو اردو میں منتقل کرانے اور پھر انہیں بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کرنے میں دین کی جو بیش قیمت خدمت سرانجام دی ہے وہ پاک و ہند میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ شاید اسی نسبت سے انہوں نے ایک ایسے متبحر عالم کے سوانح حیات اور علمی کارناموں کا تذکرہ شائع کیا ہے جس نے نہ صرف صحاح ستہ اور موطا امام مالکؒ جیسی ادق کتابوں کا مشرح ترجمہ کیا بلکہ اردو زبان میں حدیث کی ایک نہایت جامع اور مبسوط لغت بھی تیار کی جس کی اس زبان میں کوئی دوسری نظیر نہیں پیش کی جا سکتی۔ یہ تذکرہ سات ابواب پر مشتمل ہے یعنی حسب و نسب اور تعلیم و تربیت، ملازمت، علوم سے شغف، اخلاق و عادات، ہجرت اور وفات، قومی خدمات اور تصنیفات و تالیفات۔

تبصرہ نگار کے نزدیک کسی مسلمان کی اس سے بڑی بدقسمتی اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ وہ عالم دین ہو کر اپنی قابلیتیں اور صلاحیتیں ایسے کاموں میں کھپاتے جو دین کی ضد ہوں۔ چنانچہ بزرگان دین نے اپنے شاگردوں کو ملازمتوں کے چکر سے ہمیشہ الگ رہنے کی تلقین کی۔ ایک مشہور و معروف دینی درسگاہ کے طلبا جب اسناد لیکر رخصت ہونے لگے تو انہوں نے اپنے شیخ سے نصیحت کے لیے درخواست کی۔ انہوں نے فرمایا: "بیٹا مولوی فاضل نہ کرنا"۔ اس مختصر سے فقرے میں پند و نصائح کا ایک خزانہ موجود ہے۔

علامہ وحید الزماں صاحب نے بھی حیدر آباد میں سرکاری ملازمت اختیار کی۔ اس ملازمت کے سلسلے میں اُن کے تاثرات پڑھنے کے قابل ہیں۔

"میں اپنے مالک سے بہت شرمندہ ہوں، عمر کا اکثر حصہ مشتبہ اموال کھانے میں گذرا لیکن بعض اوقات میں ایسا کیا کرتا تھا کہ تنخواہ کا روپیہ تو اپنے کھانے پینے میں صرف کرتا اور مشتبہ روپیہ سرکاری محصولات، ریلوے چارج اور نوکروں کی تنخواہ وغیرہ میں دیتا۔ اب جبکہ مجھ کو وظیفہ ہو گیا ہے تو کئی مشتبہ ذرائع سے میں علیحدہ ہو گیا ہوں۔ لیکن اب بھی جو تنخواہ سرکار سے ملتی ہے وہ بھی مشتبہ میں داخل ہے۔ کیونکہ سرکاری بجٹ میں شراب

اور سیندھی اور مسکرات کی آمدنی بھی مخلوط ہے اور جنگلات وغیرہ کی آمدنی جو خلاف شرع ہے بھی شریک ہے۔ غرض ساری عمر مجھ کو خالص مال حلال طیب جس میں ذرا شبہ نہ ہو کھانا بہت کم نصیب ہوا ہے۔ معلوم نہیں آخرت میں میرا کیا حال ہوتا ہے۔ باوجود علم کے میں نے ایسے ایسے سخت گناہ کئے ہیں کہ ان کے یاد کرنے سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یا اللہ بجز تیرے عفو اور مغفرت کے کوئی صورت نجات کی نہیں"۔ ص ۳۹

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

"میں خود اپنا حال کہتا ہوں۔ جب میں دنیادار نواب کی صحبت میں تھا تو بہت سی خلاف شرع باتوں پر میں نے سکوت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے معافی کا امیدوار ہوں۔ استغفر و اتوب الیک"۔ ص ۴۱

مولانا مرحوم کو تدریس کے دوران میں عربی نصاب تعلیم کی بعض خامیوں کا بڑی شدت سے احساس تھا۔ چنانچہ ایک موقع پر اس کا اظہار یوں فرماتے ہیں:

"افسوس ہمارے زمانے کے مولویوں پر انہوں نے جو کام کے علوم تھے اُن کو تو بالکل چھوڑ دیا ہے، یا کچھ ذرا سا برائے نام پڑھا دیتے ہیں۔ لغت عرب اور علم ادب میں تو ذرا رغبت نہیں کرتے اور بیکار علوم جیسے منطق اور فلسفہ قدیم ہے ان پر برسوں اپنی عمر ضائع کرتے ہیں۔ میں نے اکثر طالب علموں کو دیکھا جو شرح مطالع اور شرح سلم اور افق المبین حاشیہ قدیمہ اور جدیدہ اور احیدا و زواہد ثلثہ تک پڑھے ہوتے تھے اور صدرہ اور شمس بازغہ بھی چاٹ گئے تھے، لیکن عربی کی ایک سطر، عبارت یا مختصر خط با محاورہ عربی میں لکھنے سے عاجز ہیں"۔ ص ۹۲

مولانا کے مزاج میں ایک نوع کا تلوّن اور انتہا پسندی ہونے کی بنا پر بعض عجیب وغریب قسم کی علمی لغزشیں بھی ہوتی رہیں۔ ان کی نہ تو رائے پختہ ہوتی اور نہ ہی ان کے اندر اعتدال پیدا ہو سکا۔ اسی بنا پر وہ زندگی کی ہر منزل پر کسی نہ کسی فرقے سے الجھتے رہے۔ فاضل مصنف نے نہایت واضح

الفاظ میں اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے۔ کتاب کا سب سے قیمتی باب تصنیفات و تالیفات ہے جس میں اُن کے علمی کارناموں کا بیان ملتا ہے۔

طباعت و کتابت نہایت عمدہ اور ناشر کے معیار کے عین مطابق۔

ماہنامہ روحانی دنیا | مرتبہ سید محمد نبی ایڈوکیٹ لکھنؤ (بھارت)

مقامِ اشاعت: مکتبہ "روحانی دنیا" ہیوٹ روڈ، لکھنؤ۔ چندہ سالانہ۔ سات روپے فی جلد دس آنے۔

زیرِ تبصرہ شمارہ اس ماہنامے کا پہلا نمبر ہے۔ اس میں فاضل مصنف نے گہرے دلی جذبات کے ساتھ پیشۂ وکالت کو ترک کرنے کے وجوہ پر بحث کی ہے۔ اس داستان کے ہر لفظ سے ایک زندہ اور حساس دل کی کیفیات واضح ہوتی ہیں اور پڑھنے والے کو اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ ضمیر اگر جاگ رہا ہو تو اسے ہر قدم پر "کرب و بلا" کے کن مرحلوں سے سابقہ پیش آتا ہے۔ ایک انسان مکر و فریب، چالاکی، عیاری اور چرب زبانی سے دوسروں کا منہ تو بند کر سکتا ہے لیکن اپنے اُس دل کو کبھی مطمئن نہیں کر سکتا جس میں زندگی کی کوئی رمق بھی موجود ہو۔ پورا شمارہ ماحول اور ضمیر کی اسی کشمکش کے بیان پر مشتمل ہے۔ اسی سلسلہ میں فاضل مصنف کے تاثرات ملاحظہ فرمائیں:

"ہر کامیابی کے بعد مجھے بجائے خوشی کے پچھتانا پڑتا تھا اور عرصہ تک سوچتا رہتا تھا کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ محض روپیہ کی خاطر، ورنہ اصل معاملہ سے میرا کیا تعلق تھا اور یہ خیال میرے دل میں ایک طرح کی کڑھن اور کسک پیدا کر دیتا تھا کہ دیکھیے محض روپیہ کے لیے ہم نے جائز کا ناجائز، ناحق کا حق کر دکھایا۔ . . .

اسی درمیان میں اللہ تعالیٰ نے عربی پڑھنے کا ایک موقع نصیب فرمایا . . .

. . . خدا کا شکر ہے، تین برس میں ان حضرات نے مجھ ناچیز کو اس قابل بنا دیا کہ قرآن مجید کا مفہوم سمجھنے لگا۔ اس کے بعد تو یہ حال ہوا کہ وکالت کے ساتھ نماز بھی حفاظت

معلوم ہونے لگی۔ وکالت کی آمدنی سے روزہ افطار کرنا بھی دشوار ہوگیا۔ تلاوتِ قرآن سے بجائے سکون نصیب ہونے کے دل گھبرانے لگا اور میں عجیب و غریب کشمکش میں پڑ گیا۔ کیا کروں اور کیا نہ کروں۔ وکالت کے ساتھ صحیح اسلامی زندگی کا جوڑ کسی طرح بیٹھتا ہی نہیں تھا۔ وکالت چھوڑتا ہوں تو ساری زندگی کی محنت بیکار ہوئی جاتی ہے اور تمام امیدوں پر پانی پھرا جاتا ہے . . . . . . اور یہ ایک مستقل سوال میرے پیشِ نظر رہنے لگا کہ کیا کروں۔ آیا ضمیر کی آواز کو دبا دوں اور دنیا کماتا رہوں یا ایمان سنبھالوں۔

جناب سید محمد نبی صاحب نے آخر میں پیشۂ وکالت پر اخلاقی اور شرعی نقطۂ نظر سے بڑی مدلل بحث کی ہے۔ اسی ضمن میں وہ فرماتے ہیں:

"واقعات شاہد ہیں کہ اگر کوئی مؤکل روپیہ خرچ کر سکتا ہے اور مقدمہ کی اچھی پیروی کر سکتا ہے تو وہ سنگین جرموں کی پاداش سے بھی آخر میں کسی نہ کسی عدالت سے چھوٹ ہی جاتا ہے . . . . روزمرہ اسی قسم کے مقدمات ہوتے رہتے ہیں کہ اصل مجرم قانون کی پیچیدگیوں اور وکیلوں کی قابلیت کی بدولت چھوٹ جاتے ہیں۔ قاتل، چور اور ڈاکو بغلیں بجاتے، سینہ تانے وکیلوں ہی کے طفیل جیل خانوں سے باہر آجاتے ہیں۔"

اس پورے شمارے میں اسی قسم کے احساسات قلمبند کیے گئے ہیں۔ اس نوع کی تحریریں جو ایک صاحبِ دل انسان کے قلم سے نکلیں وہ عملی اعتبار سے بڑی نافع ہوتی ہیں۔ وہ حضرات جو آج ماحول کے تقاضوں اور ایمان کے مطالبات کے درمیان اپنے آپ کو گھرا ہوا محسوس پاتے ہیں انہیں اس کتابچے میں انشاء اللہ بڑی تسکین کا سامان ملیگا۔

---

رابعۂ بصری | تالیف سیدہ وداد السکاکینی۔ ترجمہ: عبدالصمد صارم الازہری طابع و ناشر

مکتبۂ جدید، لاہور۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ صفحات ۱۳۴۔

مکتبۂ جدید نے سستی کتابوں کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے اُس میں یہ کتاب ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔ اس میں اُس عظیم خاتون کے حالاتِ زندگی بیان کیے گئے ہیں جس نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ یادِ الٰہی کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ وداد السکاکینی نے بڑی محنت کے ساتھ اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ اور فاضل مترجم نے بڑی عمدگی کے ساتھ اسے اُردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔ کتاب کا مطالعہ کرتے ہوتے دو چیزیں عام قاری کو کھٹکتی ہیں۔ ایک تو ترجمے کی زبان اُن بچیوں کے معیار سے بہت اونچی ہے جن کے لیے یہ کتاب زیادہ سے زیادہ مفید ہو سکتی ہے۔ دوسرے بعض مقامات پر قرآن و سنت کی تصریحات کی بھی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

**ماہنامہ تعمیرِ انسانیت عیدِ قربان نمبر** مرتب جناب عبدالحمید شیخ صاحب۔ سالانہ چندہ پانچ روپے فی شمارہ ۸ آنے۔ عید نمبر ۱۲ آنے۔ مقام اشاعت دفتر ماہنامہ تعمیر انسانیت۔ موچی دروازہ۔ لاہور۔

یہ رسالہ ایک عرصہ سے دین و ملت کی نہایت اچھی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ زیرِ نظر رسالہ اس کا خاص نمبر ہے۔ اس میں ہند و پاک کے نامور اہلِ علم کی نگارشات شامل ہیں۔ مثلاً مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم و مغفور، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا ظفر علی خاں مرحوم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مولانا نعیم صدیقی صاحب اور مولانا ماہر القادری۔ رسالہ معنوی اور صوری خوبیوں کا حسین مرقع ہے اور ہر لحاظ سے قابلِ ستائش۔

---